رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تارکاپتہ:- الفضل قادیان

الفضل قادیان

روزنامہ

اللہ اکبر

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام منیجر روزنامہ
الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ـ ۱۵ روپے
ششماہی ـ ۸ روپے
سہ ماہی ـ ۴ روپے ۱۲ آنے
ماہانہ ـ ۱ روپیہ ۸ آنے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۳	مورخہ ۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۹ جون سنہ ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۸۵

مسجد احمدیہ ڈسکہ اور چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے آبائی مکان پر

احرار کا مسلح حملہ

احرار نے احمدیوں پر حملہ کر کے کئی ایک کو شدید زخمی کر دیا

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں احرار نے ایک عرصہ کی اشتعال انگیزیوں اور ایذا رسانیوں کے بعد آخر ایک بہت بڑی تعداد میں اجتماع کر کے اور کلہاڑیوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر حال میں احمدیوں پر جو حملہ کیا ہے۔ اس کی کسی قدر تفصیل اس پرچہ میں ملاحظہ فرمایئے۔ اور حکومت پنجاب کی فرض شناسی کا اندازہ لگایئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ر جون سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال کی اہلیہ صاحبہ کی صحت گو پہلے سے کسی قدر اچھی ہے۔ مگر ابھی تک مرض بہت کچھ باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

ڈسکہ کے احمدیوں پر احرار کے قاتلانہ حملہ کی کل ۶ر جون کو جب بذریعہ تار اطلاع پہنچی۔ تو فوراً ایک ڈاکٹر کو زخمیوں کی مرہم پٹی کے لئے اور نیشنل لیگ کور کے ایک دستہ کو ان کی خدمت کے لئے روانہ کیا گیا۔

آج مولوی عبد السلام صاحب عمر اور مولوی عبد المنان صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے امتحانات میں کامیابی کی خوشی میں دعوتِ ناشتہ دی۔

احرار کی بڑھتی ہوئی شرارتوں اور ایک نہایت اشتعال انگیز پمفلٹ کے خلاف

جماعت احمدیہ لائلپور کی قراردادیں

۵ر جون۔ انجمن احمدیہ لائل پور کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس کئے گئے۔

۱۔ ۳ر جون میلاد النبیؐ کی تقریب پر جو جلوس لائل پور کے غیر احمدی مسلمانوں نے نکالا جب وہ مسجد احمدیہ کے سامنے پہونچا۔ تو احراری ٹولی نے سخت اشتعال انگیز اشعار پڑھکر جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرکے ہمارے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔ اس کے علاوہ اس ٹولی کے بعض فتنہ پرداز اشخاص نے ہماری جماعت کے ان دوستوں پر جو مسجد میں کھڑے تھے۔ پتھر پھینکے۔ جس سے ہمارے ایک احمدی کو چوٹ آئی۔ اس وقت ہماری جماعت کے افراد نے نہایت صبر و تحمل سے کام لیا۔ ورنہ احرار نے فساد پیدا کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ جماعت احمدیہ لائلپور کا یہ اجلاس، احرار کی ٹولی کے اس نازیبا رویہ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ اور مقامی پولیس کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ آئندہ غیر احمدی مسلمان یا احراری ٹولی جب کوئی جلوس مسجد احمدیہ کے سامنے سے گزارنا چاہے۔ تو افسران پولیس جلوس کے منتظمین سے عہد لیں۔ کہ وہ مسجد کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی نازیبا حرکت نہیں کرینگے۔ جو جماعت احمدیہ کے لئے اشتعال کا باعث ہوسکے۔ ورنہ ایسے مواقع پر اگر کوئی فساد رونما ہوا۔ تو اس کی تمامتر ذمہ واری اہل جلوس منتظمین جلوس اور گورنمنٹ پر عاید ہوگی

۲۔ یہ جلسہ گورنمنٹ کی توجہ ایک پمفلٹ کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جو "سودیشی نبی کی لاش" کے نام سے مستری کریم بخش حال وارد لائل پور محلہ دھوبی گھاٹ نے پرتاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوایا ہے۔ اور جو نہایت ہی اشتعال انگیز اشعار پر مشتمل ہے یہ ٹریکٹ مصنف مذکور بازاروں میں بلند آواز سے پڑھ پڑھکر ہماری نہایت ہی دل آزاری کررہا ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ اس ٹریکٹ کے پرنٹر و پبلشر اور مصنف کے خلاف مناسب کارروائی کرکے فتنہ کا سد باب کرے۔

۳۔ قرار پایا۔ کہ ان ریزولیوشنوں کی نقول جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لائلپور جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع لائلپور، حکومت پنجاب اور پریس کو بھیجی جائیں

(خاکسار:۔ قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ۔ لائلپور)

اخبار احمدیہ

پتے درکار ہیں

۱۔ سیٹھ محمد علی صاحب سوداگر ولد ابو سعید صاحب موصی ۳۱۴۸ الہ آباد میں ہڈی کی تجارت کرتے تھے۔ کئی سال سے نہ ان کا خط آیا ہے۔ نہ حصہ آمد ملاہے۔ جماعت احمدیہ الہ آباد خصوصاً ان کے متعلق اطلاع دے اور اگر کسی اور دوست کو ان کا علم ہو۔ وہ بھی مطلع فرماکر مشکور فرمائیں (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

(۲) ماسٹر قربان حسین صاحب نو مسلم کچھ عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ملازم رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ ملازمت چھوڑ کر چلے گئے۔ اس کے بعد ان کا ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ کیونکہ یہاں سے جانے کے بعد نہ ان کا کوئی خط آیا ہے۔ نہ ہی حصہ آمد آیا ہے سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان۔ (۳) مجھے غلام نبی صاحب رفیقی کشمیری کا جو کچھ عرصہ پہلے ہوزری ورکس قادیان میں رنگائی کے کام پر ملازم تھے۔ پتہ درکار ہے۔ جس کسی دوست کو معلوم ہو۔ وہ

خاکسار کو مطلع کریں۔ خاکسار بہادر علی سوداگر کس راجپورہ پوسٹ آفس جھنڈر گنج؛

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی بڑی اہلیہ بعارضہ مالیخولیا دو ماہ سے سخت بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار قاضی محمد عبد اللہ بھٹی۔ قادیان۔

۲۔ عاجز کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ احباب سے التماس ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ خدا تعالےٰ عاجز کی مشکلات دور فرمادے۔ خاکسار رحمت اللہ چوہدری والہ؛ ۳۔ میری والدہ صاحبہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد شریف۔ موگا ۴۔ ۱۶ و ۱۷۔ جون کو یہاں ایک احرار کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس میں احمدیت کی ترقی و فتح کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں خاکسار محمد حسین منڈی جاورے ضلع لاہور۔

ایک احمدی بھائی کی وفات پر اظہار افسوس

سیلن ۶ر جون۔ برادر عبد القادر صاحب کٹی مالاری کی وفات کی اطلاع پہنچنے پر انجمن احمدیہ گوئی نے زیر صدارت ڈاکٹر گوہر دین صاحب ایک خاص جلسہ کیا۔ جس میں حسب ذیل تعزیت کی قرارداد پاس کی گئی۔

یہ انجمن اپنے احمدی بھائی عبد القادر صاحب کٹی کی وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتی ہوئی انکے خاندان سے دلی ہمدردی رکھتی ہے۔ اور مرحوم کی دینی خدمات کا اعتراف کرتی ہے

لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ کا تبلیغی جلسہ

لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ ایک تبلیغی جلسہ ۱۳۔۱۴ر جون کو منعقد کررہی ہے۔ جس میں عورتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض و برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تقریریں کریں گی۔ اور مضامین پڑھیں گی۔ اور اس طرح عورتوں میں تبلیغ کا موقع پیدا کیا جائے گا۔ مضافات کی جو احمدی خواتین اس موقع پر پہونچ سکیں۔ انہیں ضرور اس جلسہ میں شریک ہونا چاہیے۔ اور کوشش کرنی چاہیے۔ کہ جلسہ ہر طرح کامیاب ہو؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

جماعت احمدیہ وزیر آباد کا سالانہ جلسہ

۱۷۔۱۸ر جون ۳۶ء کو جماعت احمدیہ وزیر آباد کا سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ ارد گرد کے احباب کو نہ صرف خود بکثرت شامل ہونا چاہیئے۔ بلکہ حق پسند اصحاب کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

لوہاروں اور ترکھانوں کی فوری ضرورت

سنڈیکیٹ کی جو اراضیات سندھ میں ہیں۔ ان میں ابھی تک لوہار اور ترکھان کا انتظام نہیں ہے۔ اگر کوئی احمدی لوہار اور ترکھان سندھ میں جاکر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو اپنے مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کے واسطہ سے دفتر سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان میں اپنی درخواست بھجوادیں۔ ان کے لئے پنجاب کے دیہاتی طریق پر سیپ کے رنگ میں انتظام ہوگا۔ جس سے وہ اگر محنت اور دیانتداری کے ساتھ کام کریں۔ تو کافی فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔ خاص حالات میں انہیں کاشت کی اجازت بھی دی جاسکے گی۔ فی الحال تین ترکھانوں اور تین لوہاروں کی فوری طور پر ضرورت ہے؛ (سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

ڈسکہ میں احرار کے احمدیوں پر شدید مظالم

حکومت کی بے حد لاپروائی اور غفلت کا المناک نتیجہ

احرار نے کھلم کھلا یہ اعلان کرنے کے بعد کہ قادیان کے بعد دوسرے درجہ پر ڈسکہ کلاں کے احمدی خصوصاً اور تمام ضلع سیالکوٹ کے احمدی عموماً ان کا نشانہ ہیں۔ کچھ عرصہ سے بڑی بیباکی کے ساتھ اس علاقہ میں ظلم و ستم پر کمر باندھ رکھی ہے۔ خاصکر ڈسکہ کلاں میں ان کا فتنہ و شرارت بہت بڑھ گئی ہے۔ اور اس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق ذمہ وار حکام کو تحریر و تقریر کے ذریعہ پے در پے توجہ دلائی گئی۔ احمدیوں کے خلاف احرار کے بد ارادوں کی اطلاع دی گئی۔ ان کی اشتعال انگیز اور امن شکن تقریروں کے حوالے دیئے گئے۔ اور یہی نہیں۔ بلکہ احرار کی طرف سے احمدیوں پر ظلم و ستم کے تازہ واقعات بھی پیش کئے گئے۔ لیکن باوجود اس مسلسل کوشش کے حکام کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اور انہوں نے احرار کو کھلی چھٹی دے دی۔ کہ جس قدر بھی وہ قلیل التعداد احمدیوں پر ظلم و ستم کر سکتے ہیں۔ کرتے رہیں۔

ابھی گزشتہ ماہ کا ہی ذکر ہے۔ کہ جب احراری لیڈروں نے ڈسکہ میں پے بہ پے احمدیوں کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریریں کر کے احمدیوں کے لئے خطرناک حالات پیدا کر دیئے۔ تو ۵ مئی ۱۹۳۶ء کو انہوں نے ایک احتجاجی جلسہ منعقد کر کے فیض الحسن آلوجہاری کی اس تقریر کی طرف حکام بالا کو توجہ دلائی۔ جس میں اس نے اپنے احراری چیلے چانٹوں کو پولیس کی موجودگی میں یہ تلقین کی تھی۔ کہ مسلمانو! اپنی تلواریں خوب تیز کر لو۔ اور مرزائیوں کے سر کاٹ کر رکھدو۔ اس کا اعلان ۱۰ مئی کے الفضل میں کرتے ہوئے لکھا گیا تھا۔ کہ عرصہ سے یہ لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف سراسر غلط اور بے بنیاد بہتانات لگا کر سادہ لوح اور جاہل مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کر کے فساد پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ احمدیوں کو واجب القتل اور گردن زدنی قرار دے رہے ہیں۔ احمدیوں کو مار مار کر کچومر نکالنے کے منصوبے کئے جا رہے ہیں۔ اس طرف توجہ کی جائے۔ اور بتقاضاء انصاف اس فتنہ کا سدباب کیا جائے۔ مگر یہ چیخ و پکار بھی بہرے کانوں میں پڑی۔ نہ تو حکام ضلع نے اس کو کچھ وقعت دی۔ اور نہ حکومت نے کوئی پرواہ کی۔

ایسے شدید خطرہ کے موقعہ پر جبکہ ڈسکہ میں کئی احمدی احرار کے مظالم کا شکار بن چکے تھے۔ جبکہ احرار روزانہ مسلح جلوس نکال کر اور احمدیوں کے مکانوں پر پہونچ کر ان کی انتہا درجہ کی دل آزاری کر کے انہیں مجبور کرتے تھے۔ کہ گھروں سے نکلیں۔ تا انہیں جانی اور مالی نقصان پہنچا سکیں۔ جبکہ احمدیوں کے قتل کے لئے عوام کو کھلم کھلا اشتعال دلایا جا رہا تھا۔ غفلت شعاری کا یہ رویہ اس حکومت نے اختیار کئے رکھا۔ جس کی طرف سے قادیان کے اس ذلیل ترین گداگر کی حفاظت کے لئے فوراً دن رات کے پہرہ دار مقرر کر دیئے گئے تھے (اور جو اس وقت تک اس کے ہمراہ رہے۔ جب تک عدالت نے اُسے مجرم قرار دے کر جیلخانہ میں نہ بھیجدیا) جس نے جماعت احمدیہ کی نہایت ہی واجب الاحترام ہستی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ پھر یہ لاپروائی اس حکومت نے اختیار کی جس نے محض جھوٹی اور سرتا پا بناوٹی اس افواہ پر کہ فلاں تاریخ کوئی احمدی مولوی ظفر علی صاحب کو قتل کر دیگا پولیس کی ایک بہت بڑی جمعیت حفاظت کے لئے بھیجدی۔ اور بڑے بڑے افسر حفاظتی انتظامات کی دیکھ بھال میں لگا دیئے۔ مگر ڈسکہ میں احرار کے احمدیوں پر مظالم کے متعدد واقعات اور جناب چودھری سر ظفر اللہ خانصاحب کے خاندان سے احرار کی مسلمہ عداوت اور دشمنی کے اعلانات کے باوجود حکومت نے اتنی بھی ضرورت نہ سمجھی۔ کہ احمدیوں کی جان و مال کی حفاظت کا کوئی انتظام کرے

ان حالات کا جو نتیجہ ہو سکتا تھا۔ وہی ہوا کہ احراری فتنہ پردازوں نے ایک عرصہ کی سوچی سمجھی ہوئی سازش کے ماتحت جناب چودھری سر ظفر اللہ خانصاحب کے برادر خورد چودھری شکر اللہ خانصاحب پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ اور یہ حملہ ایک کافی عرصہ تک جاری رہا۔ جس میں اور بھی کئی احمدیوں کو سخت زخمی کیا گیا پھر مسجد کی تقدیس کی بھی پروا نہ کی گئی۔ اور اس میں گھس کر ایک احمدی کو شدید طور پر مارا گیا۔ اسی پر بس نہ کی گئی۔ بلکہ اپنے جذبات بغض و عناد کی سیری کے لئے جنہیں احراری لیڈر عرصہ سے بھڑکا رہے تھے۔ جناب چودھری سر ظفر اللہ خانصاحب کے آبائی مکان پر حملہ کر کے اسے بھی نقصان پہنچایا گیا یہ خونچکاں داستان کسی قدر تفصیل کے ساتھ دوسری جگہ درج ہے جس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ڈسکہ کے فتنہ پردازوں نے آلوجہاری اور دوسرے احراری لیڈروں کی کشت و خون کے متعلق ہدایات پر پورا پورا عمل کرتے ہوئے احمدیوں پر ہلاکت آفرین ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ اور متواتر کئی گھنٹے اسے جاری رکھا۔

یہ خدا تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ احرار جس مقصد کو لے کر احمدیوں پر حملہ آور ہوئے تھے اور جو یہ تھا۔ کہ جو احمدی بھی انہیں ملے بلا دریغ اُسے قتل کر دیں۔ اس میں انہیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ مگر اس میں بھی شک نہیں۔ کہ انہوں نے اپنی طرف سے احمدیوں کے قتل عام کی کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ کیونکہ انہوں نے چار پانچ سو کی تعداد میں لاٹھیوں کلہاڑیوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر حملہ کیا۔ اور کئی گھنٹے تک احمدیوں کا محاصرہ کئے رکھا۔ پھر جناب چودھری سر ظفر اللہ خانصاحب کے آبائی مکان پر حملہ کیا۔ ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ ڈسکہ میں احراری کس قدر احمدیوں پر مظالم توڑ رہے ہیں۔ اور اس کے لئے کس طرح آزاد چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

اب جبکہ حالات اس درجہ خطرناک اور اتنے نازک ہو چکے ہیں۔ ہم گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں کی جان و مال کی حفاظت کا جو فرض اس پر عائد ہوتا ہے۔ اس کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو۔ اور قیام امن سے متعلق ذمہ داری کا احساس کرے۔ ورنہ تمام ملک میں ایک ایسی آگ لگ جائے گی۔ جس کا بجھانا اس کے لئے مشکل ہو جائے گا۔

اس موقع پر ہم چودھری شکر اللہ خان صاحب اور دوسرے زخم رسیدہ احمدیوں سے ان کی تکلیف کے متعلق ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں انہیں اپنا خون پیش کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ اور یہ وہ چیز ہے۔ جو کامیابی اور کامرانی کو بہت قریب لانے والی ہے خدا تعالےٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔ اور اس کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا کرے ؛

ڈسکہ (ضلع سیالکوٹ) میں احرار کی فتنہ انگیزی اور حکّام کی غفلت شعاری کا المناک نتیجہ

مسجد احمدیہ اور چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے آبائی مکان پر احرار کا کلہاڑیوں اور تلواروں سے مسلح حملہ

قلیل التعداد احمدیوں پر قاتلانہ حملے کرکے انہیں سخت مجروح کیا گیا

مغرب کے وقت سے لیکر رات کے اڑھائی بجے تک احراری ہجوم نے محاصرہ کئے رکھا

ڈسکہ کے خونچکاں اور المناک حادثہ کے متعلق کل (۶۔ جون) صبح گوجرانوالہ سے نہایت مختصر اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی اور پھر دو بجے کے قریب ڈاک میں حسب ذیل مختصر رپورٹ ملی:۔ (ایڈیٹر)

بالآخر ڈسکہ پولیس کی کھلم کھلا احرار نوازی۔ اور احراری ملّاؤں کی اشتعال انگیزیوں کی بنا پر سرزمین ڈسکہ میں وہ خونچکاں حادثہ رونما ہو ہی گیا۔ جس کے متعلق ہم آج سے کافی عرصہ پیشتر الفضل کے ذریعہ حکامِ بالا کو آگاہ کر چکے ہیں۔ پولیس کی جانب داری۔ حکام بالا کی تغافل شعاری اور احراری ملاؤں کی اشتعال انگیزی کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ احمدیہ مسجد پر احراریوں نے کلہاڑیوں۔ تلواروں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اس وقت قاتلانہ حملہ کیا۔ جبکہ احمدی حالتِ نماز پڑھنے کے لئے جمع تھے۔ اور اپنی طرف سے احمدیوں کو قتل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مجملاً واقعات یہ ہیں:۔

۳۔ جون بعد نماز شام احراریوں نے ایک منظم سازش کرکے مسجد احمدیہ کے قریب چھپ گئے اور ایک شخص کو روانہ کیا۔ جس نے مسجد کے پاس پہونچ کر چودھری شکر اللہ خان صاحب برادر خورد چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کو آواز دی۔ اس وقت احمدی احباب فریضۂ نماز ادا کر رہے تھے۔ اور چودھری صاحب موصوف بھی جماعت میں شامل تھے۔ جب نماز ختم ہو گئی۔ تو چودھری صاحب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ جو بات کہنی ہے۔ کہو۔ لیکن احراری مذکور نے اصرار کیا کہ آپ مسجد سے باہر نکل کر میری بات سُنیں۔ چودھری صاحب اس کی درخواست پر باہر تشریف لے گئے۔ ان کا باہر نکلنا ہی تھا۔ کہ چھپے ہوئے احراری نمودار ہو گئے۔ اور ان میں سے ایک شخص نے چودھری صاحب پر کلہاڑی سے وار کیا۔ کلہاڑی آپ کے سر میں پیوست ہو گئی۔ اور کافی گہرا زخم آیا۔ آپ اس شدید چوٹ کی تاب نہ لا کر زمین پر گر پڑے لیکن جب اُٹھے۔ تو ایک اور احراری نے ایک اینٹ دے ماری۔ وہ بھی آپ کے سر پر لگی۔ اور آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اتنے میں خوش قسمتی سے احمدیہ مسجد سے چند نمازی نکلے۔ جنہوں نے بمشکل چودھری صاحب کی جان بچائی:۔

دوسرا قاتلانہ حملہ

اس حادثہ کے تھوڑی ہی دیر بعد مولوی محمد حسین صاحب احمدی مسجد میں آئے۔ تو احرار نے انہیں بُری طرح کلہاڑوں اور تلواروں سے زخمی کیا۔ مولوی صاحب موصوف کی حالت نہایت نازک ہے:۔

تیسرا حملہ

اس کے بعد میاں محمد اسماعیل صاحب سکرٹری۔ اور مستری رحیم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ خورد سے ڈسکہ کلاں میں نماز عشاء پڑھنے کے لئے پہونچے وہ جب مسجد احمدیہ کی سیڑھیوں پر چڑھ ہی رہے تھے۔ کہ عقب سے احرار نے دفعۃً حملہ کر دیا۔ سکرٹری صاحب مسجد کے اندر داخل ہو گئے۔ کیونکہ بالکل نہتے تھے۔ احراری بھی مسجد احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اور مسجد کے اندر ان کو بُری طرح زد و کوب کیا۔ ان کی حالت بھی نازک ہے۔ اس کے بعد مستری صاحب پر ایک شخص نے تلوار سے حملہ کرنا چاہا۔ لیکن انہوں نے بڑی مشکل سے اپنی جان بچائی۔

اس کے بعد احرار نے مسجد احمدیہ۔ اور چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کے آبائی مکان پر خشت باری کی۔ اور مکان کے دروازوں کو کلہاڑیاں مار مار کر توڑنا چاہا۔ یہ مفسدین شب کے اڑھائی بجے تک مسجد کے ارد گرد محاصرہ کئے رہے اور اِکے دُکے احمدیوں پر قاتلانہ حملے کرتے رہے:۔

ڈسکہ پولیس کی عمداً کوتاہی

کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ تھانہ ڈسکہ کی پولیس کی موجودگی میں مسلسل کئی گھنٹوں تک احمدیوں پر قاتلانہ حملے جاری رہے۔ مگر پولیس نے مطلقاً موقعہ پر پہونچنے اور قیام امن کی کوشش کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ یہ اس حادثہ کا نہایت مجمل خاکہ ہے۔ تمام حالات بالتفصیل کل روانہ کئے جائیں گے۔

(نامہ نگار خصوصی)

عیسائیت کے ایک نئے فرقہ اڈوینٹسٹ کے عقائد

اڈوینٹسٹ Adventist عیسائیوں کا ایک نیا فرقہ ہے۔ جو اپنے عقائد کے لحاظ سے دیگر عیسائی فرقوں سے خاص امتیاز رکھتا ہے۔ اس کا دعوٰے ہے کہ "یہ فرقہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں رکھتا جس کی بنیاد کتاب مقدس کی کسی صریح نص پر نہ ہو"۔ چونکہ اس کے بعض عقائد دوسرے عیسائی فرقوں کے بالکل خلاف ہیں۔ اور وہ ہیں بھی دلچسپی کا باعث۔ اس لئے ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱ - کتاب مقدس

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کتاب مقدس جو ۶۶ کتب پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالے کا اپنا کلام ہے۔ جو اس نے بنی نوع انسان کی زبان میں اپنے نبیوں کے پاس بھیجا۔ اس میں اللہ تعالے کے جلال۔ انسانی نجات اور اخلاقِ فاضلہ کا بیان ہے۔

۲ - التثلیث فی التوحید

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ جو تین اقنوم پر مشتمل ہے۔ (۱) خدا باپ (۲) خدا بیٹا۔ اور (۳) خدا روح القدس اور وہ پاک۔ رحمٰن۔ رحیم۔ رازق۔ حکیم۔ قادر۔ غیر محدود۔ قدیم اور لامکان ہے۔

۳ - کفارہ

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ چونکہ خدا مہربان اور اپنی مخلوق سے محبت کرنے والا ہے۔ اس لئے اس نے مخلوق کے لئے اپنا بیٹا قربان کر دیا۔ یسوع۔ سلامتی کا شہزادہ اور ازلی خدا کا بیٹا انسانی شکل میں ظاہر ہوا۔ مگر وہ گناہ سے پاک تھا۔ اور صرف وہی اس قابل تھا۔ کہ خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ بن سکے۔ اسی کے ذریعہ ہم خدا تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس نے تمام بنی نوع انسان کے لئے سلامتی کو قائم کیا۔ مگر وہ انہیں ہی حاصل ہوتی ہے۔ جو مسیح کو قبول کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ قبر سے جاگا۔ اور آسمان پر چڑھ گیا۔ جہاں وہ امام اکبر کے مرتبہ پر فائز ہے۔ قیامت کے دن وہ کئی گنہگاروں کے گناہ معاف کرے گا۔

۴ - روح القدس

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ روح القدس اب بھی ہے۔ اور اس کا کام یہ ہے۔ کہ وہ سچائی۔ سزا اور گناہ کے متعلق لوگوں کو آگاہ کرتی ہے۔ نیز ان لوگوں کو جو یسوع پر ایمان لاتے ہیں۔ تسلی بخشتی اور پاک کرتی ہے

۵ - پیدائش عالم

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ اللہ تعالے اپنے کلام اور یسوع مسیح کے ذریعہ اس عالم کو منصۂ ظہور میں لایا۔ یہ دُنیا صرف ۶ - دن میں پیدا ہوئی۔ جیسا کہ حضرت موسٰے کی کتاب "پیدائش" میں لکھا ہے۔ انسان۔ حیوان۔ اور نباتات اس نے بغیر کسی نقص کے پیدا کئے۔ پیدائش عالم دفعۃً ہوئی۔ نہ کہ تدریجاً اور اب بھی ہر چیز خدا تعالےٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔

۶ - موروثی گناہ

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ معصوم نبی حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کو شیطان نے نعوذ باللہ آزمایا۔ اور "الشجرہ" کا پھل کھا کر آپ نے گناہِ عظیم کا ارتکاب کیا۔ اسی گناہ کے سبب آپ اپنی پہلی عظمت و پاکیزگی سے محروم ہو گئے۔ اور آپ کا تعلق خدا سے کٹ گیا۔ چونکہ آپ سب انسانوں کے باپ تھے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ آپ کے حالات کا آپ کی نسل میں اثر ہوتا۔ اسی لئے سب انسان اس گناہِ عظیم کے باعث گنہگار ٹھیرے اگر یسوع مسیح کا کفارہ نہ ہوتا۔ تو یقیناً یہ ہوتا کہ انسان ابدالآباد کے لئے نیست و نابود کر دیا جاتا۔

۷ - شیطان کون ہے

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ وہ مخلوق جو اب ابلیس یا شیطان کے نام سے مشہور ہے۔ پہلے Lucifer لوسیفر کے نام سے مشہور تھی۔ وہ شروع میں حسن و جمال اور حکمتِ کاملہ کی مالک تھی۔ یہاں تک کہ اس میں بدی پائی گئی۔ اس وقت یہ صفات اس سے چھن گئیں۔ جب اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ تو وہ اور اس کے ساتھ ملائکہ میں سے ⅓ حصہ بھی جنت سے باہر نکال دیا گیا وہ ہمارے باپ آدم (علیہ السلام) کو دھوکہ دے کر دُنیا پر گناہ لایا۔ وہ سب گناہوں کا باپ اور سب شرارتوں کی جڑ ہے آخر کار وہ اور تمام گنہگار فرشتے آگ اور گندھک کے سمندر میں ڈال کر ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

۸ - مسیح کی آمدِ ثانی

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ مسیح کی آمد ثانی یقینی ہے۔ اور کتاب مقدس کی سب سے بڑی تعلیم یہی ہے۔ سب پیشگوئیاں اس بات کی خبر دیتی ہیں۔ کہ قیامت کے دن یسوع دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اور یہ تشریف آوری جلد تر وقوع میں آنے والی ہے۔ جیسا کہ کتاب مقدس کی دوسری پوری ہونے والی پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ گناہ کی بادشاہت اس کی آمد پر مٹا دی جائے گی۔ اور ایک ابدی اور پاک بادشاہت قائم کی جائے گی۔

۹ - ہزار سال

یہ فرقہ یقین رکھتا ہے۔ کہ دُنیا کے آخر اور عالم ثانی کے ابتداء کے درمیان ہزار سال کا عرصہ ہوگا۔ آمد ثانی۔ بعثت اولیٰ یعنی پاک لوگوں کا جاگنا۔ شیطان کا زنجیروں میں قید کیا جانا۔ اور پاک لوگوں کا آسمان پر اٹھایا جانا اس ہزار سال کے ابتداء میں واقعہ ہوگا۔ اس عرصہ میں سب بُرے لوگ جو مر چکے ہونگے۔ زمین پر ہوں گے۔ اور شیطان اور اس کے بُرے فرشتے بھی یہیں رہیں گے۔ پاک لوگ جو یسوع کے ساتھ آسمان پر ہیں۔ گناہ گاروں کو سزا دینے کے لئے طیار ہوں گے۔ اس وقت نئی یروشلم یسوع اور پاک لوگوں کو لے کر اترے گی۔ پھر گناہ گار لوگ جگائے جائیں گے۔ (یہ بعثت ثانیہ کہلاتی ہے) بعثت ثانیہ۔ شیطان کا آزاد ہونا۔ آخری سزا۔ گناہ اور گنہگاروں کی ہلاکت اور دُنیا کا آگ کے ساتھ صاف کیا جانا۔ اس ہزار سال کے آخر میں ہوگا۔

۱۰ - انسانی فناء

یہ فرقہ یقین رکھتا ہے۔ کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جو ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اگر کوئی انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ تو محض اللہ کے فضل سے جو بذریعہ یسوع مسیح حاصل ہوتا ہے۔ یسوع کو مان کر توبہ کرنے سے یہ فضل حاصل ہو سکتا ہے ابدی زندگی یسوع کی آمد ثانی اور بعثت اولیٰ کے وقت پاک لوگوں کو دی جائے گی۔

۱۱ - قبر کے متعلق

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ جب انسان مرتا ہے۔ تو وہ ایک ویران جگہ میں داخل ہوتا ہے۔ جہاں کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اور نہ ہی کچھ علم رکھتا ہے۔ وہ وہاں "گہری نیند" سویا رہتا ہے۔ اُسے کسی چیز کا بھی احساس نہیں ہوتا۔ ہاں اگر وہ نیک آدمی ہو تو اسے بعثت اولیٰ میں احساس ہوگا۔ اور اگر وہ بُرا آدمی ہے۔ تو بعثت ثانیہ میں۔ مگر بعثت تک وہ سویا ہی رہے گا۔

۱۲ - گنہگار کی سزا

یہ فرقہ یقین رکھتا ہے۔ کہ "گناہ کا پھل موت" ابدی ہے۔ یعنی گنہگاروں کو ہمیشہ کے لئے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور وہ "آگ اور گندھک کے سمندر" میں نابود کر دیئے جائیں گے۔

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ سزا دو حصوں میں منقسم ہوگی۔ اول اعمال کی تفتیش جو اب بھی جاری ہے۔ جب تک کہ توبہ کا دروازہ بند ہو۔ دوم وہ آخری فیصلہ جس کے سبب نیک ہمیشہ کی زندگی پائیں گے۔ اور گنہگار ہمیشہ کے لئے فنا کر دیئے جائیں گے۔

۱۳ - دُنیا درست کی جائیگی

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ ہزار سال کے بعد یہ دنیا پاک کی جائیگی۔ اور بذریعہ آگ جو گناہ اور گنہگار کو مٹا دیتی ہے اسکو صاف کر دیا جائیگا۔ اور وہ عدن کی طرح ہو جائیگی۔ جہاں یسوع مسیح میں پاک انسان بسینگے۔

۱۴ - تورات کے دس احکام

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ تورات الٰہی یعنی احکام عشرہ نہ کبھی بدلے ہیں۔ اور نہ بدلیں گے اور یہی خدا تعالے کی ابدی بادشاہت کی دلیل ہے ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر زمانہ میں ان دس احکام پر عمل کرے۔ یہ احکام عشرہ یہودیوں کے دُوسرے احکام اور کعبہ کے احکام جو قربانی سے تعلق رکھتے ہیں ان سے علیحدہ ہیں۔ مگر ان سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کتاب مقدس میں لکھا ہے۔ کہ تورات کے اعمال سے کوئی شخص راستباز نہیں ٹھیر سکتا۔ ہاں ان احکام سے ہمیں گناہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۔ ساتواں دن ہفتہ کا دن ہے

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ اور اس پر زور دیتا ہے۔ کہ ساتویں دن ہفتہ کا دن ہے جو پیدائش عالم کے چھٹے دن کے بعد ہوا۔ یہ دن پیدائش عالم کی یادگار اور کفارہ کا نشان ہے۔ اور یہی احکام عشرہ میں مذکور ہے۔ یہ دن روحانیت کے لئے مفید ہے اسی لئے اللہ نے ہمیشہ کے لئے اس کی تقدیس کا حکم دیا۔ یسوع اور اس کے شاگرد اسی دن کو مقدس سمجھتے تھے پس ہفتہ کا دن ہی آرام کا دن ہے۔

۱۶۔ اتوار کا دن سبت کا دن نہیں

یہ فرقہ یقین رکھتا ہے۔ کہ اتوار پیدائش عالم کا پہلا دن ہے۔ اور قدیم زمانہ کے آفتاب پرست اسے مقدس سمجھکر اس دن آفتاب کی پوجا کیا کرتے تھے۔ کلیسا کو پہلی صدی میں اس کے متعلق غلط فہمی ہوئی۔ جس کی وجہ سے سبت کو ترک کر کے اس نے اتوار کا دن منانا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ یہ رسم کیتھولک مذہب کا حصہ قرار پا گیا۔ اس کے بعد دوسری عیسائی جماعتوں نے بھی اُسے اختیار کر لیا چونکہ اتوار کے منانے کا کتاب مقدس میں قطعاً حکم نہیں۔ بلکہ اس کی بنیاد مشرکین کی عادت پرستی ہے اس لئے اسے سبت قرار دینا عیسائیوں کی ایک بہت بڑی غلطی ہے

۱۷۔ بپتسمہ

یہ فرقہ یقین رکھتا ہے۔ کہ بپتسمہ کی رسم یسوع کی صلیب اور دوبارہ زندگی کی یادگار ہے۔ جب کوئی گنہگار اپنے گناہوں کا اقرار کرتا اور توبہ کرتا ہے۔ تو اس کے لئے بپتسمہ ظاہری نشان کے طور پر مقرر ہے۔ گویا بپتسمہ لیتے وقت وہ ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔

۱۸۔ اپنے مال کا دسواں حصہ

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کو پورا کرنے اور کتاب مقدس کی اشاعت کے لئے ہر شخص کو اپنے مال کا دسواں حصہ ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ امر عیسائیوں کے لئے دنیا و آخرت میں برکت و رحمت کا موجب ہوگا۔

۱۹۔ روح نبوت

یہ فرقہ یقین رکھتا ہے۔ کہ نبوت اور روح القدس کا کام ہر زمانہ میں جاری ہے

۲۰۔ آزادی ضمیر و مذہب

یہ فرقہ یقین رکھتا ہے۔ کہ ضمیر انسانی ہر زمانہ میں آزاد ہے۔ ہر بادشاہت و حکومت جو کسی مذہب میں مداخلت بے جا کرتی ہے وہ خطرناک غلطی کا ارتکاب کرتی ہے۔ دنیاوی بادشاہت کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر مذہب کو حکومت کے ساتھ ملا دیا جائے۔ تو اس کے نتیجہ میں اس مذہب کے منکرین پر یقیناً ظلم اور تعدی ہوگی۔ جو بالکل ناواجب ہے۔

۲۱۔ حفاظتِ صحت

یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کتاب مقدس کے مطابق جسم انسانی بیت اللہ ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ جسم کی حفاظت کی جائے۔ اور اسے شراب۔ خطرناک دوا۔ تمباکو اور ہر اس چیز سے جو اُسے نقصان دے بچایا جائے (نوٹ) اس فرقہ کے لوگ چائے اور تمباکو نوشی کو حرام سمجھتے ہیں۔

یہ لوگ جیسا کہ ان کی بڑی بڑی ضخیم کتب سے معلوم ہوتا ہے۔ شروع میں مسیح کی آمد ثانی کو بعض انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق ۱۸۴۴ء میں یقین کرتے تھے۔ مگر جب سن مذکور میں کوئی مسیح انہیں نظر نہ آیا۔ تو انہوں نے اس کی تاویلیں شروع کر دیں۔ ان کی کتب میں نہایت وضاحت سے لکھا ہے۔ کہ مسیح کی آمد ثانی کے تمام نشانات ظاہر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اس کی آمد کا وقت دکھانے کے لئے انہوں نے عالم کا ایک نیا نقشہ شائع کیا ہے۔ جس سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسیح کی آمد ثانی کا زمانہ یہی ہے۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ بھی یہودیوں کی طرح یسوع کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ کسی وقت میں وہ نقشہ بھیجونگا۔ تاکہ احباب سمجھ سکیں۔ کہ اس فرقہ کو مسیح کی آمد کا اس زمانہ میں کس قدر انتظار لاحق ہے۔

(خاکسار خادم سلسلہ:۔ محمد صادق۔ احمدی حال مبلغ پونچھ)

جماعت احمدیہ مریدکے کا جلسہ

۱۴-۱۵ جون کو جماعت احمدیہ مریدکے ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ جلسہ ہوگا۔ مضافات کے احمدی احباب بکثرت شریک جلسہ ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ اور جلسہ کو بارونق بنائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مسئلہ نبوت اور غیر مبائعین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے کھلا انحراف

نبوت خدا تعالےٰ کا ایک انعام ہے۔ جو انسان کے روحانی کمالات کا انتہائی مرتبہ ہے۔ اس مقام پر پہونچکر اسے اللہ تعالےٰ کی غیب کی باتوں سے آگاہ کیا جاتا۔ اور بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ فلا یظھر علی غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی اللہ تعالےٰ اظہار علی الغیب اپنے رسولوں پر ہی کیا کرتا ہے۔ مگر غیر مبائعین نبی کی تعریف کرتے ہوئے بعض ایسے امور بیان کر دیتے ہیں۔ جو تعلیم اسلام کے صریح خلاف ہوتے ہیں۔ چنانچہ ۶ مئی کے پیغام صلح میں ایک مضمون بعنوان "مسئلہ نبوت اور حضرت مرزا صاحب" شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے "جس قدر بھی انبیاء دنیا میں آئے ہیں۔ تمام کو اللہ تعالےٰ نے کتاب یعنی ایک مجموعہ قوانین عطا فرمایا" حالانکہ یہ بات بالبداہت باطل ہے۔ اور اس کی تردید حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی کر چکے ہیں۔ چنانچہ اخبار بدر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ کلمات طیبات شائع ہو چکے ہیں۔ کہ "ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے۔ کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لائے ایسے دعوےٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔ جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو۔ پس وہ نبی کہلاتے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں۔ تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے۔ جو دوسرے ملہموں سے امتیاز کرے۔ . . . . ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو۔ وہ مردہ ہے۔ یہودیوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں۔ تو اسی لئے کہ ان میں کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا۔ تو پھر ہم قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھکر کہتے ہیں۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لئے ہم نبی ہیں امر حق کے پہونچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیئے"

اس اقتباس سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کسی نبی کے لئے نئی کتاب کا لانا ضروری نہیں۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو...

انصار اللہ کی تبلیغی رپورٹ بابت ماہ مارچ ۱۹۳۶ء

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تبلیغی مجالس	حاضری	مضمون	تبلیغی دورے	تبلیغ غیر احمدیان	علماء سے ملاقات	انفرادی تبلیغ	لٹریچر	بیعت
۱	احمدی پور	۶	۰	۰	۰	۴	۶	۰	۷۰	۱۰	۰
۲	اودرحمہ	۲۵	۰	۰	۰	۱۷	۱۵	۰	۱۵۰	۰	۰
۳	جموں	۰	۰	۰	۰	۶	۱۰	۰	۰	۸۰۰	۰
۴	اکھنور	۵	۰	۰	۰	۱	۵	۱	۴	۰	۱
۵	اٹھوال	۲۰	۰	۰	۰	۵	۱۰	۰	۰	۰	۰
۶	بن باجوہ	۰	۰	۰	۰	۳	۰	۰	۹	۰	۰
۷	چک ۹۹ شمالی	۰	۰	۰	۰	۵	۶	۰	۲۲	۰	۰
۸	بھینی بانگر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰
۹	لائیاں	۰	۰	۰	۰	۲	۴	۰	۰	۰	۰
۱۰	چک چہور ببریوالہ	۶	۱	۶	صداقت	۴	۴	۱	۰	۰	۰
۱۱	چار کوٹ راجوری	۱۹	۱	۱۸	صداقت اجرائے نبوت	۰	۰	۰	۱۰	۱۰۹	۰
۱۲	بالاکوٹ	۸	۰	۳	″	۲	۵	۰	۹	۰	۰
۱۳	بڈھالون	۱۲	۱	۳	″	۱۵	۲	۱	۸۴۰	۰	۰
۱۴	بنگہ	۴۰	۰	۰	۰	۴	۳		۲۳	۰	۰
۱۵	حافظ آباد	۱۵	۱	۱۵	صداقت	۴	۳	۰	۲۴۹	۰	۰
۱۶	کریوال ڈالہ	۵	۲	۵	پیشگوئیاں	۲	۵	۰	۱۸۵	۴۴	۰
۱۷	چپیر دیچی	۳۳	۱	۳۲	صداقت مسیح موعودؑ	۷	۳	۳	۲۰۰	۰	۰
۱۸	ڈیرہ نذریان	۱۰	۱	۹	تبلیغ	۱	۱۰	۱	۴۰	۱۰۰	۰
۱۹	ڈسکہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰
۲۰	پیر کوٹ	۵	۵	۲	صداقت ختم نبوت	۸	۵	۰	۷۳	۰	۱
۲۱	بھلوکے	۰	۰	۰	۰	۱	۳	۰	۲	۰	۰
۲۲	پاک پٹن	۴	۰	۰	۰	۱	۴	۱	۱۱	۱۰۰۰	۰
۲۳	ریاسی	۳	۰	۰	۰	۳	۱	۰	۲۰	۲۵	۰
۲۴	سرگودھا	۱۴	۴	۶	صداقت	۱	۰	۲	۳۷۰	۵۰۰	۰
۲۵	سٹروعہ	۳۷	۰	۰	″	۲	۴	۰	۹۰۰	۴۰۰	۰
۲۶	جہلم	۱۲	۱	۸	″	۱	۱۲	۳	۱۴	۰	۰
۲۷	سرائے نورنگ	۰	۰	۰	۰	۲	۰	۰	۰	۱۲۰	۰
۲۸	سامانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰
۲۹	سنگرور	۸	۱	۸	صداقت	۱	۱۴	۰	۴	۰	۰
۳۰	سیالکوٹ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۰	۰	۰
۳۱	شملہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۰۰	۰
۳۲	شیخوپورہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۰	۰
۳۳	شاہجہانپور	۷	۱	۵	تحریک جدید	۱	۵	۳۰	۰	۴۰۰	۰
۳۴	شاہدرہ	۷	۰	۰	۰	۰	۷	۰	۰	۲۰	۰
۳۵	صالح نگر	۲	۱	۲	صداقت	۲	۸	۰	۰	۰	۰
۳۶	علی پور	۰	۰	۰	۰	۳	۲ دفعہ	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تبلیغی مجالس	حاضری	مضمون	تبلیغی دورے	تبلیغ غیر احمدیان	علماء سے ملاقات	انفرادی تبلیغ	لٹریچر	بیعت
۳۷	عزیز پور ڈوگری	۴	۰	۰	۰	۴	۴	۰	۶۵	۲	۰
۳۸	فیض اللہ چک	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰
۳۹	محلہ دار الرحمت	۰	۰	۰	۰	۱۲	۱۰ دفعہ	۰	۱۵۰	۰	۰
۴۰	محلہ دار البرکات	۰	۰	۰	۰	۳	۴ دفعہ	۰	۶۰	۰	۰
۴۱	محلہ دار الفضل	۰	۰	۰	۰	۵	۰	۰	۰	۰	۰
۴۲	مسجد اقصیٰ	۰	۰	۰	۰	۳	۵۷	۰	۰	۰	۰
۴۳	مسجد مبارک	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۲۶	۰	۰
۴۴	محلہ شیخ یعقوب علی صاحب	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰	۷۵	۰
۴۵	کریام	۱۸	۴	۱۸	صداقت	۱۰	۱۸	۰	۲۳۵	۱۱۰	۰
۴۶	کیملپور	۰	۰	۰	۰	۱	۹	۰	۰	۰	۰
۴۷	کلانور	۰	۰	۰	۰	۱	۴	۰	۰	۰	۰
۴۸	کوٹلی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰
۴۹	کھیوا کلاسوالہ	۱۴	۲	۱۳	صداقت	۵	۱۴	۲	۲۰۰	۰	۹
۵۰	گھٹیالیاں	۱۸	۱	۱۵	″	۱	۱۸	۲	۲۰۰	۰	۱۱
۵۱	گنج مغلپورہ	۱۳	۲	۱۲	″	۱	۹	۰	۵۳	۵۲	۰
۵۲	گوٹھ مہر محمد خان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۷	۰	۰
۵۳	لاہور شہر	۳۵	۱	۱۵	صداقت	۶	۱۳	۰	۹۹	۳	۰
۵۴	لائل پور	۲۴	۲	۱۶	″	۱	۲۲	۲	۱۶۱	۱۰۰	۰
	میانوالی خانیوال	۸	۱	۸	″	۲	۸	۱	۳۰	۰	۰
۵۶	مدھ رانجھا	۰	۰	۰	۰	۳	۰	۱	۰	۰	۰
۵۷	موہلنکے	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱	۵۰	۰
۵۸	نوشہرہ تحصیل پسرور	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	-	۱۰۰	۰
۵۹	وزیر آباد	۱۰	۰	۰	۰	۱	۲	۱	۰		۰
۶۰	باڈی پور	۱	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰
۶۱	ہری پاری گام	۴	۴	۴	صداقت	۴	۴	۰	۰	۰	۰
۶۲	مالسہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰
۶۳	مٹھہ ٹک	۲	۰	۰	۰	۱۰	۲	۰	۴۵	۳۰	۰
۶۴	پنیارہ احمد پور	۵	۰	۰	۰	۵	۱	۰	۲۰		۰
۶۵	مالوکے	۵	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰
۶۶	تاردوالہ	۰	۰	۰	۰	۱	۴	۱	۴۰۰	۰	۰
۶۷	موگا	۰	۰	۰	۰	۲	۲	۱	۵۰	۰	۰
۶۸	سکھر	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۱	۰	۰	۰
۶۹	مین پوری	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۱	۰	۰	۰
۷۰	کالا گوجراں	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۰	۰
۷۱	لالہ موسے	۰	۰	۰	۰	۴	۷	۰	۰	۰	۰
۷۲	ستانان کوٹلم	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰
۷۳	امراؤتی	—	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰

جنرل سیکرٹری انصار اللہ

سیالکوٹ میں مولوی ظفر علی پر حملہ کے متعلق احرار کے عذرات خام

واقعات پر پردہ ڈالنے کی بے جا کوشش

گجرات کے میثاق مؤدت و اشتراک عمل کے بعد اسلامی ہند میں یہ احساس از سر نو زندہ ہو گیا تھا۔ کہ مسلمانوں کی دو فعال جماعتیں ایک مرکز عمل پر اگر قوا ملیہ کی تنظیم و تربیت کا فرض آسانی کے ساتھ ادا کر سکیں گی۔ اور مسجد شہید گنج کے مسئلہ بازیابی نے مجلس اتحاد ملت اور مجلس احرار کے مابین اختلاف اصول کی جو حد فاصل قائم کر رکھی ہے۔ اس کے ٹوٹ جانے سے نیلی پوش اور سرخ پوش ذہنی و قلبی اعتبار سے ہم آہنگ اور ہم عمل ہو جائیں گے لیکن بد قسمتی سے مسلمانوں کی دیرینہ تیرہ بختی یہاں بھی اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہی ابھی عہدنامہ گجرات کے حروف کی سیاہی خشک بھی نہ ہونے پائی تھی۔ کہ سیالکوٹ کا افسوسناک واقعہ رونما ہو گیا۔ جس کے بعد اخوت اسلامی اور مصلحت وقت کی طرف سے زعماء احرار پر یہ فرض عاید ہو گیا تھا۔ کہ وہ اس واقعہ پر اسی طرح غیر مشروط طور پر اظہار افسوس کریں جس طرح واقعہ امرت سر پر زعماء اتحاد ملت کر چکے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے حضرات احرار نے اپنے فرائض کی نزاکت محسوس نہ کی اور اس مسلح کی ضروریات سے بے نیاز ہو کر عذر و تلافی کے تمام معقول مواقع ضائع کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ زعماء احرار کی فرض ناشناسی کی اس سے زیادہ معقول دلیل اور کیا ہو گی کہ مولانا ڈھائی گھنٹے تک سیالکوٹ میں راہ دیکھتے رہے کہ کوئی احرار لیڈر آئے اور اس واقعہ کی مناسب طریق سے تلافی کر دے۔ لیکن شیخ حسام الدین صاحب نے سیالکوٹ میں ہوتے ہوئے مولانا کے پاس جانے کی زحمت گوارا نہ کی۔ اس کے بعد مولانا کرم آباد میں دو دن تک اسی تمنا میں سراپا انتظار بنے بیٹھے رہے۔ لیکن کوئی نہ آیا آخر کار شیخ حسام الدین صاحب نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس کے آخر میں آپ نے اس تقریر کا حوالہ بھی دیا ہے جو آپ نے واقعہ کے متعلق انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے جلسہ میں اظہار افسوس کے طور پر کی تھی۔ ہم شیخ صاحب کی اس فرض شناسی پر آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ شیخ صاحب نے اپنے بیان میں جابجا یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ زیر بحث واقعہ کی ذمہ داری مولانا ظفر علی خاں پر عاید ہوتی ہے۔ حالانکہ شیخ صاحب کا اظہار افسوس ہی اس امر کی دلیل ہے کہ تمام افسوسناک واقعات کے موجب انکے معتقدین ہی ہیں گویا شیخ صاحب نے پہلے تو ناجائز اعتراضات کی آگ سے نفاق و انشقاق کا آتش کدہ گرم کیا۔ اس کے بعد آب افسوس کے چند چھینٹے ڈال دئے تاکہ قوم لگانے اور بجھانے کی دو عملی میں الجھ کر حقیقت کی طرف سے آنکھیں بند کر لے۔

لاگ اور لگاؤ

اس بیان میں ہمارے محترم دوست نے جہاں تک اپنے احباب کو بے گناہ اور معصوم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے وہ ہمارے لئے سرمایہ بحث نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایک وکیل کی قابلیت کا یہی تقاضا ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے اپنے خطا کار موکل کو بھی اوصاف حمیدہ کا حامل ثابت کرتا رہے۔ لیکن شیخ صاحب نے جوش استدلال میں جن اسباب پر تعمیر بے گناہی کی بنا رکھی ہے وہ شاید آپ کی انفرادی ذہنیت اور اجتماعی طریق کار کے بھی منافی ہوں۔ مثلاً شیخ صاحب نے اپنے بیان کے پہلے حصہ میں وجوہ اشتعال کی جو فہرست دی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا ظفر علی خان نے سٹیج کی تعلیمی حیثیت سے قطع نظر کرتے ہوئے طلباء کو ہدایت کی کہ عملی سیاسیات کے بارے میں تعلیمی مجبوریوں کو نظر انداز کر دیں اور اگر اساتذہ بھی حرکت عمل کی راہ میں حائل ہوں تو ان سے بغاوت کر دیں۔ مولانا کی یہ دلیرانہ تلقین حاضرین کے لئے سرمایہ اشتعال ثابت ہوئی لیکن وہ صبر و سکون کے ساتھ اس صبر آزما نظریہ کو سنتے رہے۔

اپنے جرم کی دوسروں کو سزا

شیخ صاحب نے یہ سطور سپرد قلم کرتے وقت یہ نہیں سوچا کہ جس جرم پر آج مولانا ظفر علی خان کو قابل مواخذہ قرار دیا جا رہا ہے اسی کے ارتکاب پر مجلس احرار اور شیخ صاحب کے طریق عمل کی بنا ہے۔ اگر سیاسیات میں حصہ لینا یا حاضرین کو سیاسی امور کی طرف دعوت توجہ دینا خلاف مصلحت ہے تو مجلس احرار اسلام کو کیوں سیاسی جماعت کہا جاتا ہے اس انوکھی منطق کا تو یہی مفہوم ہو سکتا ہے کہ شیخ صاحب اپنی جماعت کے چند افراد کو چھوڑ کر باقی تمام مسلمانوں کے لئے سیاسی مسائل کو زہر ہلاہل سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ استدلال لغزش بھی آپ کو اعتراض سے نہیں بچا سکتی کیونکہ زہر ہر حالت میں زہر ہے۔ اگر مولانا نے واقعی طلبہ کو سیاسیات میں حصہ لینے کی تلقین کی ہے۔ تو شیخ صاحب کو خوش ہونا چاہئے کہ مولانا نے آپ ہی کے مقاصد کی تبلیغ کی۔ لیکن شیخ صاحب نے حقائق پر "سیاسی تلقین" کا پردہ ڈالنا ہی مناسب سمجھا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آپ جس چیز کو سیاسیات سے تعبیر کر رہے ہیں۔ وہ مسئلہ مسجد شہید گنج تھا مولانا نے اسلامیان ہند کے ہیجان خیز جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے طلبہ کو فرمایا تھا۔ کہ مسجد شہید گنج کی بازیابی مسلمانوں کا منشاء حیات ہے۔ اگر تمہیں اس سلسلہ میں قربانی کرنا پڑے اور اساتذہ تمہاری راہ ایثار میں حائل ہوں تو اس وقت کیا کرو گے طلبہ نے جواب دیا کہ ہم ان کا حکم بھی ٹھکرا دیں گے۔ یہ ہیں وہ خدا لگتی باتیں جن کو محترم شیخ صاحب سیاسی مسائل سے تعبیر کر رہے ہیں۔ اگر مسجد کا معاملہ سیاسیات میں داخل ہے تو کل شیخ صاحب کو نماز۔ روزہ حج۔ اور زکوۃ کے مسائل پر بھی کانگرسی نقطہ نگاہ سے بحث کرنی پڑے گی۔ رہا اساتذہ کے حکم کو ٹھکرا دینے کا سوال تو شیخ صاحب بھی شاید اس حقیقت سے ناواقف نہیں کہ اسلام کا حکم مادر و پدر اور اساتذہ کے احترام پر غالب ہے۔

شیخ صاحب نے یہ تو فرما دیا کہ مولانا نے سٹیج کی مخصوص تعلیمی حیثیت کا خیال نہیں کیا۔ لیکن اس حقیقت کو آپ نے بالکل نظر انداز کر دیا کہ وہ سٹیج مسلمانوں کی تھی اور مسلمان کی تعلیمی حیثیت اس کو مسجد سے دور نہیں رکھ سکتی۔ علاوہ ازیں مولانا نے جو کچھ طلبہ سے کہا وہ اسلامی نقطہ نگاہ سے شرعی تعلیم کا نچوڑ تھا اور میثاق گجرات کے بعد مسجد شہید گنج کا مسئلہ احرار کے لئے بھی باعث اختلاف نہیں رہا۔ کیونکہ اس جماعت کے رہنما بھی اس کام میں مجلس اتحاد ملت کا نصب العین قبول کر چکے ہیں اس لئے اس مسئلہ کو خلوص نیت کی موجودگی میں اختلافی نہیں کہا جا سکتا۔

غلط استدلال

محترم شیخ صاحب کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ حاضرین مولانا کی تقریر کے اس حصہ پر مطمئن نہیں تھے۔ کیونکہ جو لوگ سیاسی و تعلیمی امور کے مابین حد فاصل دیکھ سکتے ہیں وہ عام طور پر صاحب فکر و نظر ہوتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے شرمناک حرکات کا ارتکاب کیا۔ ان کی دماغی قابلیت پر شیخ صاحب کو بھی شاید یقین نہ ہو گا۔ کیونکہ جن کے پاس دلائل و براہین کا ذخیرہ ہے وہ فساد دھینگا مشتی اور سب و شتم کو اظہار ذہنیت کا ذریعہ نہیں بنا سکتے۔ یہ کام تو وہی لوگ کرتے ہیں۔ جن کے دماغ میں شریرانہ جہالت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔

ان حقائق کے پیش نظر ہر شخص یہ خیال کرنے میں حق بجانب ہو گا۔ کہ مولانا کے خلاف شرمناک طریق پر شور و غل مچانے والے "تعلیمی" نہیں تھے۔ بلکہ تربیت یافتہ سیاسی تھے

حب علیؓ یا بغض معاویہؓ

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا کے ارشادات کو ارکان انجمن اسلامیہ نے برا محسوس کیا۔ اگر یہ حقیقت ہے تو مولانا کے خلاف انجمن اسلامیہ والوں کو صدائے احتجاج بلند کرنی چاہئے تھی۔ احراری رضا کاروں کو پرائے پھٹے میں ٹانگ اڑانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ شرارت

کی محرک حُبّ علیؓ نہیں تھی بلکہ بغض معاویہؓ تھا۔ علاوہ ازیں اگر واقعی مولانا کے ارشادات انجمن اسلامیہ والوں کے لئے ذریعہ اشتعال تھے۔ تو ان کو ایک بیان شائع کرنا چاہیئے تھا۔ شیخ صاحب کو یہ فرض انجام دینے کی کیا ضرورت تھی:

طلسم الفاظ کی شکست

یہ سارا طلسم الفاظ جس میں شیخ صاحب نے قوم کی صحیح و صالح ذہنیت کو الجھانے کی کوشش کی ہے۔ خود آپ ہی کی استدلالی غلطی سے ٹوٹ رہا ہے۔ شیخ صاحب لکھتے ہیں:۔

"حاضرین میں سے ایک شخص اس وقت اٹھا۔ جب مولانا یہ الفاظ فرما رہے تھے۔ کہ نیلا خدائی رنگ ہے۔ اس لئے تمام سیالکوٹ کو نیلی پوش ہو جانا چاہیئے۔ اس نے صدر جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے اعتراض کیا۔ کہ اس پلیٹ فارم پر اس ضمیر کے اختلافی بیان کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے اعتراض معقول تھا بجائے اس کے کہ صدر جلسہ معترض کی تسلی کرتے۔ حضرت مولانا نے خود ہی صدارت کے فرائض انجام دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ میں تو کہوں گا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس سے باز نہیں رکھ سکتی جس کے جواب میں مختلف آوازیں بلند ہوئیں۔ ہم ہرگز نیلی پوش نہیں بنیں گے۔ ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں"۔

ان سطور کا ایک ایک لفظ شیخ صاحب کی بیں افسانہ طرازی کی تردید کر رہا ہے۔ اب یہ حقیقت کسی تشریح کی محتاج نہیں رہتی۔ کہ شرارت کی بناء تعلیمی یا سیاسی حد کا مسئلہ نہیں تھا بلکہ نیلی پوش تحریک کی مخالفت کا وہ جذبہ تھا جس کو زعمائے احرار ہمیشہ ابھارتے رہتے ہیں۔ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ مولانا کے ارشادات سے انجمن اسلامیہ والوں کو اختلاف ہوتا۔ تو مخالفت کی آواز حاضرین میں سے ایک غیر معروف شخص کو جس کا نام جناب شیخ بھی ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ بلند کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ سٹیج سے ہی صدائے اختلاف اٹھتی۔ شیخ صاحب بھی اس امر کے قائل ہیں۔ کہ جب مولانا نے اس اعتراض کو درخور تسلیم نہ سمجھا۔ تو جلسہ میں سے مختلف آوازیں بلند ہوئیں "مختلف آوازیں" ہی بتا رہی ہیں۔ کہ حضرت چند احراری اس تقریر پر آتش زیر پا تھے۔ اگر سارے حاضرین کو نیلی پوش تحریک سے نفرت ہوتی۔ تو مختلف آوازوں کی بجائے سارے حاضرین متفق اللسان ہو کر چلا اٹھتے۔

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

حقیقت یہ ہے کہ شیخ صاحب کی جماعت نے کسی خاص مصلحت کی بناء پر نیلی قمیص کا نام ہی تمام منافرت انگیز امور کی روح سمجھ رکھا ہے۔ لیکن میثاق گجرات کے بعد یہ افتراق انگیز نظریہ قابل تعریف نہیں ہو سکتا۔ اس عہدنامہ کی رو سے جب دونوں جماعتیں متحد العمل ہو سکتی ہیں۔ تو نیلی پوش اور سرخپوش کا سوال محل نزاع نہیں ہو سکتا۔ بلکہ دونوں ملت اسلامیہ کی دو آنکھیں ہیں۔ جن میں سے ایک کی تخریب بھی جائز نہیں۔ مگر بدقسمتی سے زعماء احرار نے اب تک اس حقیقت کو محسوس نہیں کیا۔ ورنہ ان کے مقلدین صرف اس دہمی سوال سے متاثر ہو کر اخوت اسلامی کے خرمن پر بجلی بن کر نہ گرتے۔ یہ منافقت سیالکوٹ تک ہی محدود نہیں بلکہ اس سازش کا جال سارے پنجاب میں پھیل چکا ہے۔ چنانچہ خبر رساں ایجنسیاں اس خبر کی ذمہ دار ہیں۔ بلکہ امرتسر کے ایک جلسہ میں احراری حضرات مولانا ظفر علی خاں سے نیلی قمیص کا نام سنتے ہی مشتعل ہو گئے۔ اس کے مقابلہ میں شیخ صاحب اور آپ کی جماعت اپنی وسیع ترین معلومات کے باوجود ایسی ایک مثال بھی پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جہاں اتحاد ملت کے ارکان سرخ رنگ کا نام سنتے ہی آپے سے باہر ہو گئے ہوں۔

انجمن اسلامیہ کے سٹیج پر اگر کسی غیر تعلیمی جماعت کا پروپیگنڈا قابل اعتراض تھا۔ تو وہاں شیخ صاحب اور آپ کے بعد صاحبزادہ فیض الحسن صاحب مجلس احرار اسلام کی اہمیت ثابت کرنے کی غرض سے زمین و آسمان کے قلابے کیوں ملا دیئے اس حقیقت کے پیش نظر اگر مولانا ظفر علی خاں مجرم ہیں۔ تو شیخ صاحب اور صاحبزادہ صاحب کس طرح معصوم ہو سکتے ہیں۔ اگر ایک چیز مجلس احرار کے لئے حلال طیب ہے۔ تو مجلس اتحاد ملت پر حرام مطلق کیوں ہو گئی:

بدگمانی کا نادر ترین نمونہ

شیخ صاحب کو اس امر کا اعتراف ہے کہ مولانا میثاق گجرات کا اعلان کرتے رہے لیکن فساد پر آمادہ لوگوں نے ان کی آواز پر کان نہ دھرا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ احراریوں نے جو کچھ کیا جان بوجھ کر کیا۔ اور ان کی پشت پر کسی قابل اعتماد طاقت کا ہاتھ تھا۔ لیکن شیخ صاحب ہیں کہ اپنوں کے جرم پر اظہار افسوس کی بجائے دوسروں کو بدگمانی کا تختہ مشق بنا رہے ہیں۔ چنانچہ خاکساروں کی جماعت کے متعلق شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ ٹولی ایسے حالات سے ہر وقت اپنے حسب منشا فائدہ اٹھانے کے لئے تیار رہی ہے۔" حالانکہ سیالکوٹ کے تمام صحیح الخیال مسلمان اس امر پر متفق ہیں کہ خاکساروں کی مصالحانہ مساعی نے ملت اسلامیہ کو ایک ایسے فتنے سے بچا لیا۔ جس کا تصور بھی دماغی شیرازہ پریشان کئے بغیر نہیں رہتا۔ لیکن شیخ صاحب کی انوکھی منطق قابل داد ہے کہ فسادیوں کو تو حق بجانب قرار دینے کے لئے مضحکہ خیز دلائل کا انبار لگا رہے ہیں لیکن دشمنان فساد کی مساعی جمیلہ کو پائے بدگمانی سے ٹھکرا کر ان کی مصالحانہ روش کی مذمت کرنا چاہتے ہیں۔

سنی سنائی باتیں

شیخ صاحب ان تمام بدگمانیوں کا اظہار کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ یہ واقعات مجھے مختلف احرار اور غیر احرار کی زبانی معلوم ہوئے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ میں اس وقت سیالکوٹ میں موجود تھا۔ لیکن اس واقعہ کی اطلاع مجھے اور مولانا مظہر علی کو اس وقت ملی جب مولانا اپنے ایک عزیز کے مکان پر پہنچ چکے تھے گویا شیخ صاحب اور مولانا مظہر علی نے وہاں ہوتے ہوئے بھی اپنے راحت کدہ سے نکل کر حالات پر قابو پانے کی کوشش نہیں کی۔ اور محض سنی سنائی باتوں کی بنا پر اعتراضات کا محل کھڑا کر دیا۔ اگر آپ کو سنی سنائی باتوں پر اس درجہ اعتماد ہے تو "زمیندار" کے نامہ نگار کو پانی پی پی کر کیوں کوسا جاتا ہے۔ آخر آپ کے مخبر بھی تو فرشتے نہیں۔ جن کی باتوں کو الہام مان کر قابل تسلیم مانا جائے۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے جلسہ عام میں واقعہ پر اظہار افسوس کیا۔ اور تمام حاضرین سے معافی منگوائی۔ شیخ صاحب کا یہ مستحسن اقدام قابل تبریک ہے۔ لیکن آپ اس حقیقت سے بھی بے خبر نہیں۔ کہ شرارت پسند عنصر تو ایک دوسرے کو داد شجاعت دینے کے لئے جلسہ سے کسی بالاخانے میں جا چکا تھا۔ جن لوگوں سے آپ نے معافی منگوانے کی زحمت گوارا کی۔ وہ بیچارے تو پہلے ہی پشیمان تھے اگر شیخ صاحب یا آپ کی جماعت انصاف سے کام لیتی۔ تو مجلس احرار سیالکوٹ کا مرکزی مجلس احرار سے الحاق قطع کر دیتی کیونکہ میثاق گجرات کے بعد اس کے ارکان کا یہ شرمناک اور منافرت انگیز فعل صرف اخوت اسلامی ہی کے خلاف نہیں بلکہ مجلس احرار سے بھی غداری اور بغاوت پر مبنی ہے۔ اگر شیخ صاحب کی جماعت واقعی منظم اور اصول پسند جماعت ہے اور اس کو واقعہ سیالکوٹ پر حقیقی افسوس ہے تو سیالکوٹ کے احراری اس کے دامن شہرت پر داغ رسوائی سے کم نہیں جس کا مٹا دینا ہی مجلس کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ بایں ہمہ محترم شیخ صاحب نے معنی کو چھوڑ کر رسمی الفاظ کو ذریعہ تلافی بنانے کی کوشش کی ہے۔

شیخ صاحب اپنے بیان کے آخر میں فرماتے ہیں کہ میں مولانا کے پاس اس لئے نہیں گیا کہ وہ مخالفین احرار کے پاس تھے۔ یہ ہے وہ اخلاقی جرأت جس پر آزادی کی متمنی جماعت کے ایک

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککروں۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے۔ کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کو استعمال کیا۔ اتر گئی ہیں۔ جو بغیر عینک استعمال کرنے کے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج ذیل ہیں ایسی کثرت سے شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا یہاں درج کرنا محال ہے۔ (۱) **جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان** اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ (۲) **جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان**۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے نظر تیز کرتا ہے۔ اور مقوی بصر ہے میں نے آزمایا ہے (۳) **جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ قادیان**۔ اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔ (۴) **جناب میر محمد اسحٰق صاحب قادیان**۔ آپ کے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں (۵) **جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان**۔ میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے۔ اب بغیر عینک کے پڑھ سکتا ہوں۔ (۶) **جناب ماسٹر علی محمد صاحب مسلم قادیان** آپ کے سرمہ ممیرا سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ میں عینک استعمال کرتا تھا۔ اب اتار رکھی ہے۔ (۷) **جناب پیر افتخار احمد صاحب قادیان**۔ آپ کے سرمہ کی تعریف ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے میرے آگے کی ہے۔ اس لئے میں خریدا کرتا ہوں۔ (۸) **جناب حکیم قطب الدین صاحب قادیان** آپ کا سرمہ مفید ہے (۹) **جناب مولوی شیر علی صاحب قادیان** آپ کا سرمہ مفید ہے۔ (۱۰) **جناب شیخ عبدالرب صاحب کلرک کارخانہ رتی شیخاں**۔ آپ کا سرمہ واقعی بے نظیر ہے۔ (۱۱) **جناب عبدالرحمٰن صاحب جھنڈی والا ہا نکانا نگ**۔ آپ کا سرمہ معجزانہ اثر رکھتا ہے۔ (۱۲) **جناب عبدالغنی صاحب آفیسر فراشخانہ پٹیالہ** میں نے سولہ روپے کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال سے چھوڑ دی ہے (۱۳) **جناب محمد صاحب مقام کملانہ** میں نے پانچ روپے کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال سے اتار دی ہے۔ **ترکیب استعمال** صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔ **قیمت سرمہ قسم خاص**۔ پانچ روپے فی تولہ **قسم اول** عالی تولہ **قیمت سرمہ درجہ اول سیاہ** ایک روپیہ فی تولہ **قیمت ممیرا خالص**۔ دس روپے فی تولہ **دست سلاجیت**۔ مقوی دل و دماغ و معدہ و مقوی اعصاب ہے۔ درد مفاصل، درد اعضاء، سیاہی زردی رنگ۔ تنگی تنفس۔ مصفی خون ہے۔ بزام سل۔ دق کے لئے اکسیر ہے۔ خاص کر بوڑھوں۔ بیماروں کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے **ترکیب استعمال**۔ دانہ نخود کے برابر رات سوتے وقت گرم دودھ یا گرم پانی یا گرم چائے سے استعمال کی جائے۔ قیمت فی تولہ اول عمر دوم ۱۲ سوم ۸ آنے۔

المعلن:۔ **احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان پنجاب**

جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

دلروز رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے!

دلروز لاہور سور، مغلائی پھوڑا، ہر قسم کی داد، چنبل۔ لوت۔ اور خنازیر۔ طاعون۔ ناسور۔ بھگندر۔ رسولی۔ اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے ضرر دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ کاٹے کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کے لئے مفید ہے۔ ویسے ہی حیوان اور پرند کے لئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں نہ زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ نہانے کی ممانعت۔ اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں۔ اس کا استعمال زخم کی سوزش۔ درد اور خون کے اخراج کو فوراً بند کرتا ہے۔ معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے۔ اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد۔ سر درد۔ اور دیگر اعضاء کے دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ فی شیشی خورد **ایک روپیہ**۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر:۔ **طاہرالدین اینڈ سنز انارکلی لاہور**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۶ جون۔ قانون تحفظ مقروضین پنجاب بھر میں نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس قانون کی گورنر پنجاب نے ۶ اپریل کو منظوری دی تھی۔ اور گورنر جنرل نے اسے ۳۰ مئی کو منظور کیا تھا۔

شملہ ۶ جون۔ سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن کے جو ممبر نامزد کئے گئے ہیں وہ رائٹ آنریبل شاستری۔ اے جی کلو۔ لالہ شری رام۔ اور مسٹر ایس اے رابرٹس ہیں۔

شنگھائی ۶ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل کینٹن گورنمنٹ نے ملٹری کمانڈروں کو فوراً تیار ہو جانے کا جو حکم دیا تھا وہ محض ایک انتباہ تھا۔ تاکہ کمانڈر تیار رہیں۔ جاپان پر حملہ کرنے کا حکم مرکزی حکومت نانکن سے جاری ہوگا۔ کینٹن گورنمنٹ کا الٹی میٹم دراصل مرکزی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ جاپان کے خلاف فوراً اعلان جنگ کر دے۔

لاہور ۶ جون۔ آج ایک کلرک نے الہ آباد بنک سے ۶۲۴۰ روپے پنجاب نیشنل بنک میں جمع کرانے کے لئے نکالے وہ روپیہ لئے جا رہا تھا کہ پیشاب کرنے کے لئے بنک کی ڈیوڑھی میں داخل ہو گیا۔ جہاں اس پر ایک شخص نے چاقو سے حملہ کر دیا اور اسے قتل کی دھمکی دی۔ اس اچانک حملہ کی وجہ سے اسکے ہوش اڑ گئے اور روپوں کی تھیلی اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ حملہ آور تھیلی لے کر بھاگ گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آور نقاب پہنے ہوئے تھا پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ مضروب نے ہسپتال میں بیان دیتے ہوئے کہا جب اس نے مجھ پر حملہ کیا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور ہم دونو گتھم گتھا ہو گئے۔ اسی کشمکش میں ملزم کا نقاب الٹ گیا اور میں نے اسے پہچان لیا۔ وہ دھوبی منڈی کا ایک گوجر ہے جو میرا پرانا دشمن ہے۔ معلوم ہوا ہے ملزم دھوبی منڈی سے فرار ہو چکا ہے۔

برسلز ۶ جون۔ وان ڈور ویلڈ نے نئی حکومت مرتب کرنا منظور کر لیا ہے۔

الہ آباد ۶ جون۔ ریفارمز کمشنر یوپی نے ان ووٹروں کے نام درج کرانے کے لئے جو تعلیمی استعداد کی بنا پر ووٹر بننا چاہتے ہیں ایک خاص قسم کا امتحان پاس کرنے کی شرط مقرر کی ہے جسے ہندوستانی حلقوں میں ووٹر بننے کی راہ میں روک پیدا کرنے والا قرار دیا جا لیا ہے۔ ریفارمز کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ جس شخص نے ووٹر بننے کے لئے درخواست دینی ہو اسے چاہیئے کہ پندرہ دن پیشتر درخواست دے اس کے بعد اسے ہندوستان کی تاریخ جغرافیہ پڑھائی۔ لکھائی۔ اور حساب کا امتحان دینا پڑیگا امتحان ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز لیں گے۔

شملہ ۶ جون۔ آج وائسرائے نے کامرس اور ریلوے ڈیپارٹمنٹ کا معائنہ کیا

ناگپور ۶ جون۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ سی پی کونسل کا آئندہ اجلاس ناگپور کونسل چیمبر میں ۲۷ جولائی کو ہوگا۔

لاہور ۶ جون۔ بمبئی میں کرپان لگانے کے سلسلہ میں سکھوں کی گرفتاری سے پنجاب کے سکھوں میں اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک ڈیپوٹیشن سردار منگل سنگھ ایم ایل اے کی زیر سرکردگی بمبئی گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجا جائے۔ تاکہ اس معاملہ پر گفتگو ہو۔

کلکتہ ۶ جون۔ کلکتہ شہر کی حالت بہتر بنانے کے لئے کارپوریشن کا ارادہ ایک کروڑ روپیہ قرض لینے کا ہے یہ سب سے بڑا قرضہ ہے جو کارپوریشن نے کسی ایک سال میں لینا ہے اس سے پہلے کارپوریشن نے ۸۴ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ قرض لیا تھا۔

بریلی ۶ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ خان عبدالغفار خان جی جو اس وقت المورہ جیل میں تبدیل کر دئے گئے ہیں۔ میعاد قید اکتوبر میں ختم ہو جائے گی۔ لیکن مقامی گورنمنٹ اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ خان صاحب کو رہائی سے ایک ماہ پہلے صوبہ سرحد کے نزدیک کسی جیل میں بھیج دیا جائے۔

شملہ ۶ جون۔ سر تیج بہادر سپرو یہاں آ رہے ہیں۔ ان کی آمد کے سلسلہ میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو تعلیم یافتہ طبقہ سے بے کاری دور کرنے کے سوال پر ایک عرصہ سے غور کر رہے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سر جارج اینڈرسن کمشنر تعلیم نے جو پچھلے ہفتہ ریٹائر ہوئے ہیں۔ تین ہفتہ ہوئے ان ریزولیوشنوں کو عملی جامہ پہنانے کی تحریک شروع کی تھی۔ جو پچھلے دسمبر میں سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن نے علیگڑھ میں پاس کئے تھے۔ صوبجاتی حکومتیں بھی ان تجاویز پر غور کر رہی ہیں۔ جو تعلیم کی از سر نو تعمیر کے متعلق ہیں۔ اندریں حالات ظاہر ہے کہ سر سپرو کی آمد تعلیم یافتہ طبقہ کی بے کاری کے مسئلہ کے خاطر خواہ حل کے سلسلہ میں تمام پوزیشن کا جائزہ لینے کے لئے ہے

نئی دہلی ۶ جون۔ کل یہاں زبردست آندھی آئی۔ ایک شخص ہلاک اور تین شدید زخمی ہوئے۔ بعض مکانات گر پڑے۔

باریسال ۵ جون۔ مقامی پولیس نے ایک بنگالی کے مکان پر چھاپہ مار کر ایک ٹین کے صندوق میں سے بم تیار کرنے کا مصالحہ۔ سوڈا واٹر کی بوتلوں کے ٹکڑے اور دو کارآمد بم اپنے قبضہ میں کر لئے۔ ایک دیہاتی کے قبضہ سے ضبط شدہ لٹریچر بھی برآمد ہوا۔

حیدر آباد دکن ۵ جون۔ حیدر آباد میں یہ شکایت عام طور پر سننے میں آتی تھی کہ شہر میں حیدر آبادی جعلی کرنسی نوٹ چل رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں پولیس کی ایک زبردست جمعیت نے بیگم بازار کے ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ اور ایک لکھ پتی ہندو ساہوکار اور پانچ اور اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ ان کے قبضہ سے دس دس روپیہ کے دس ہزار نوٹ والے کاغذ۔ مشینیں۔ جعلی رنگ کرنے والے آلہ جات اور مختلف دوسرے جعلی سکے بنانے والے اوزار برآمد ہوئے۔ گرفتار شدگان کا ریمانڈ لے لیا گیا ہے۔

روم ۵ جون۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر شسنگ نے مولینی سے ملاقات کی جو دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد ڈاکٹر شسنگ بذریعہ ہوائی جہاز ویانا چلے گئے۔

لنڈن ۵ جون۔ لارڈ مونسل کی جگہ جو مستعفی ہو گئے ہیں۔ مسٹر سیموئل ہور کو برطانیہ کے محکمہ بحری کا فسٹ لارڈ مقرر کیا گیا ہے ملک معظم نے آپ کے تقرر کی منظوری دیدی ہے۔

کلکتہ ۶ جون۔ سلہٹ سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ گذشتہ چند دنوں سے پہاڑیوں پر زبردست بارش ہوتی رہی جس سے پانی کی بڑی بھاری مقدار وادی سلہٹ میں داخل ہو کر بہت سے حصہ اراضی کو غرقاب کر چکی ہے۔ سلہٹ شیلانگ روڈ بھی زیر آب ہے۔

پونہ ۶ جون۔ مہاراشٹر پراونشل کانگرس کمیٹی اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ کیا وہ کسی گاؤں میں کانگرس کا اجلاس کامیابی کے ساتھ کر سکے گی۔ اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو موضع فیض پور میں جا کر جسے کمیٹی نے پسند کیا ہے حالات کا معائنہ کر کے رپورٹ پیش کرے گی۔

لنڈن ۶ جون۔ یہاں کے اخباری حلقوں میں قیاس کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند بہت جلد پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کو گرفتار کرے گی اور سوشلسٹوں کی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی شروع کر دے گی۔ کیونکہ حکومت کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں سوشلسٹ تحریک خطرناک انقلابی تحریک کی صورت اختیار نہ کرے۔

عدیس آبابا ۵ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت اطالیہ نے مشہور حبشی جرنیل راس سیوم اور اس کے پچاس ساتھیوں کو توپ سے اڑا دیا ہے۔ ان کے خلاف شدید الزامات لگائے گئے تھے جن میں سے ایک یہ ہے کہ راس سیوم نے حکومت اطالیہ کی اطاعت قبول

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی